45

فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۳ صفر ۱۳۹۱ھ، ۱۰ شہادت ۱۳۵۰ ہش، ۱۰ اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۸۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

(طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی)

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۷ رشہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے آج اچھی رہی الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ سوز کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے

اس سے ہر قسم کے ہمّ و غم دُور ہوتے اور مشکلات حل ہوتی ہیں

"نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمدِ الٰہی ہے، استغفار ہے، اور درود شریف ہے۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے۔ اور اس سے ہر قسم کے غم و ہمّ دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

اطمینان و سکینتِ قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے ورد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور ایک نئی شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مقابلہ میں بنا دی ہوئی ہے۔ مجھ پر تو الزام لگایا جاتا ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر میں دیکھتا ہوں اور حیرت سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے خود شریعت بنائی ہے اور نبی بنے ہوئے ہیں اور دُنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ان وظائف اور اوراد میں دُنیا کو ایسا ڈالا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی شریعت اور احکام کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔

بعض لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ اپنے معمول اور اوراد میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ نمازوں کا بھی لحاظ نہیں رکھتے۔ میں نے مولوی صاحب سے سُنا ہے کہ بعض گدی نشین شاکت مت والوں کے منتر اپنے وظیفوں میں پڑھتے ہیں۔ میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہیئے۔ اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دُعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو۔ اس سے تمہیں اطمینانِ قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالےٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔ نماز یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اس لئے فرمایا ہے۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ"

(الحکم ۳۱ رمئی ۱۹۰۳ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ رشہادت۔ حضرت سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کیلئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۸ رشہادت۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل اللہ تعالےٰ پہلے سے بہت بہتر ہے کسی وقت کمر میں درد شروع ہو جاتی ہے زیادہ تر جھکنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے آمین۔

ربوہ ۸ رشہادت۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق راولپنڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انہیں شدید درد کے بعد بیہوشی کا دورہ ہوا اور دوسری صبح بخار اور یرقان کے آثار نمودار ہو گئے۔ گذشتہ رات تک بخار اور یرقان میں کمی نہ تھی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

سرالیون سے اطلاع ملی ہے کہ میرے بیٹے عزیزم عطاء الرحیم صاحب حامد ٹیچر اپنی اہلیہ صاحبہ اور بچوں کو پاکستان روانہ کر رہے ہیں۔ احباب سب کے بخیر و عافیت پہنچنے کے لئے دعا فرما دیں۔

ابوالعطاء

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ شہادت ۱۳۵۰ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز میں لذّت کس طرح پیدا ہوتی ہے

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس کام میں انسان کو دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے وہ کام باحسن طریق انجام پاتا ہے دلچسپی ایک بہت وسیع المعنی لفظ ہے۔ تاہم اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس کام میں ایسا منہمک ہو جائے کہ وہ اس کو سرانجام دیتے وقت کوئی تکلیف محسوس نہ کرے اور کسی اور طرف اس کی توجہ نہ ہو ایسے کام میں انسان کو ایک قسم کی لذت محسوس ہوتی ہے وہ اس کو بیگار نہیں خیال کرتا۔ بلکہ کام سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

تمام دنیوی کاموں میں بھی یہی ہوتا ہے کہ جب انسان کو اس کام سے محبت اور رغبت پیدا ہو جائے تو وہ کام بخوبی سرانجام پاتا ہے۔ بچوں سے لیکر بڈھوں تک وہی لوگ اپنے کام میں کامیاب ہوتے ہیں جو کام میں اپنی پوری توجہ دیتے ہیں جس طرح ایک بچہ اپنے کھیل میں دلچسپی لیتا ہے اور خوش خوش کھیل میں شامل ہوتا ہے اسی طرح ایک اچھا کاریگر اپنے روزمرہ کے شغل میں دلچسپی لے تو تب وہ زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کرتا ہے مثلاً ایک موچی اگر جوتے سینے میں اپنی پوری توجہ صرف کرے تو اس کو وقت گذرنے محسوس بھی نہیں ہوگا اور گھنٹوں تک تھکاوٹ کے بغیر وہ کام کرتا چلا جائیگا لیکن اگر اس کام میں دلچسپی نہ ہو تو تھوڑا کام بھی اس کو دوبھر معلوم ہوگا اور ہر لمحہ اس کو معمول سے زیادہ طویل محسوس ہوگا

دنیا میں اپنے اپنے کام میں وہی لوگ ترقی کرتے اور کامیاب ہوتے ہیں جو اپنے کام میں پوری توجہ دے سکتے ہیں ورنہ بے دلی سے کام کرنے والا ہمیشہ ناکامی کا موہنہ دیکھتا ہے وہ کسی کام میں کامیاب نہیں ہوتا۔

یہی حال دینی کاموں میں ہوتا ہے۔ جو لوگ دینی کام میں دلچسپی لیتے ہیں ـــــ ان کو ایک خاص قسم کی لذت ایسی نصیب ہوتی ہے اور اس میں خود بخود انہماک پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر نماز بے دلی سے اور بغیر محکم ایمان کے پڑھی جائے گی تو ایسی قطعاً لذت حاصل نہیں ہوگی اگر اللہ تعالےٰ اور ان کے قادر مطلق ہونے پر ہمارا ایمان کامل ہو تو ہم اس کے حضور اپنی عبودیت کا خراج ادا کرنے میں بھی ایک لذت محسوس کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"نماز نماز بھی ہو۔ نماز سے پیشتر ایمان شرط ہے۔ ایک ہندو اگر نماز پڑھے گا تو اسے کیا فائدہ ہوگا۔ جس کا ایمان قوی ہوگا وہ دیکھے گا کہ نماز میں کیسے لذت ہے اور اس سے اول معرفت ہے جو خدا تعالےٰ کے فضل سے آتی ہے اور کچھ اس کی طبیعت سے آتی ہے جو محمود فطرت والے مناسب حال اس کے فضل کے ہوتے ہیں اور اس کے اہل ہوتے ہیں انہیں پر فضل بھی کرتا ہے ہاں یہ بھی لازم ہے کہ جیسے دنیا کی راہ میں کوشش کرتا ہے ویسے ہی خدا کی راہ میں بھی کرے۔" پنجابی میں ایک مثل ہے۔" جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا۔"

لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو۔ دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مرجاتا ہے مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعوےٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتّٰی کہ روح گداز ہوکر آستانہ الہٰی پر گر جاتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے اور الہٰی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالےٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے۔

نماز پڑھو اور تدبر سے پڑھو اور ادعیہ ماثورہ کے بعد اپنی زبان میں دعا مانگنی مطلق حرام نہیں ہے۔ جب گدازش ہو تو سمجھو کہ مجھے موقعہ دیا گیا ہے اُس وقت کثرت سے مانگو۔ اس قدر مانگو کہ اس نکتہ تک پہنچو کہ جس سے رقت پیدا ہو جاوے یہ بات اختیاری نہیں ہوتی۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے ترشحات ہوتے ہیں اس کوچہ میں اول انسان کو تکلیف ہوتی ہے مگر ایک دفعہ چاشنی معلوم ہوگی تو پھر سمجھے گا۔ جب اجنبیت جاتی رہے گی اور نظارہ قدرت الہٰی دیکھے گا تو پھر پیچھا نہ چھوڑے گا۔ قاعدہ کی بات ہے کہ تجربہ میں جب ایک دفعہ ایک بات تھوڑی سی آجاوے تو تحقیقات کی طرف انسان کی طبیعت میلان کرتی ہے۔ اصل میں سب لذات خدا تعالےٰ کی محبت میں ہیں۔ ملعون لوگ دنیا جو خدا سے دور ہیں جو زندگی بسر کرتے ہیں وہ کیا زندگی ہے۔ بادشاہ اور سلاطین کی کیا زندگیاں ہیں۔ مثل بہائم کے ہیں۔ جب انسان مومن ہوتا ہے تو خود ان سے نفرت کرتا ہے۔

ایمان لانے اور خدا کی عظمت کے دل میں ہونے کی اوّل نشانی یہ ہے کہ انسان ان تمام کو مثل کیڑوں کے خیال کرے۔ ان کو دیکھکر دل میں نہ ترسے کہ یہ فاخرہ لباس پہن کر گھوڑوں پر سوار ہیں۔ درحقیقت ان لوگوں کی زندگی بد اور کتوں کی سی زندگی ہے کہ مردار دنیا پر دانت مار رہے ہیں۔ انسان کو اگر دیکھنے کی آرزو ہو تو ان کو دیکھے جو منقطعین ہیں اور خدا کی طرف آگئے ہیں اور خدا ان کو زندہ کرتا ہے۔ ان کی زیارت سے معاصی دور ہوتے ہیں۔ جو شخص رحمت والے کے پاس آوے گا تو وہ رحمت کے قریب نہ ہوگا۔ دنیا میں یہی بات غور کے قابل ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کونوا مع الصادقین یعنی اے بندو تمہارا بچاؤ اسی میں ہے کہ صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

پھر نماز کی حلاوت کے سوال پر فرمایا کہ

نشوونما رفتہ رفتہ ہوا کرتا ہے۔ یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ یہاں آگئے اگر خدا نہ چاہتا تو آپ کیا کرتے ممکن تھا کہ اوّل دلی کی طرف جاتے تو وہاں سے سوائے لاف وگزاف کے کیا ساتھ لے جاتے یا چند ایک تماشے شعبدہ بازی کے دیکھ لیتے۔

ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱، ۳۴۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲

وعظ و نصیحت کو مؤثر کیسے بنایا جائے

(مرتبہ:۔ سُلطان احمد پیر کوٹی)

اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے وعظ میں، ہماری نصیحت میں اور ہماری بات میں اثر ہو تو پہلے اپنے اندر غور کر کے دیکھیں کہ آیا ہم خود اس پر عامل ہیں یا نہیں۔ اگر ہمارا نمونہ ٹھیک ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہماری بات میں اثر نہ ہو لیکن اگر ہم خود عامل نہیں تو بے شک ہم اپنی طرف سے ٹھوس دلائل پیش کریں اور ہماری تقریر فصیح اور بلیغ بھی ہو لیکن مخاطب پر ان کا کچھ اثر نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور انسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی زبان سے قیل و قال کرنیوالے تو لاکھوں ہیں بہت سے مولوی اور علماء کہلا کر ممبروں پر چڑھ کر اپنے تئیں نائب الرسول اور وارث الانبیاء قرار دے کر وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تکبر، غرور، بدکاریوں سے بچو مگر جو ان کے اعمال ہیں اور جو کرتوتیں وہ خود کرتے ہیں ان کا اندازہ اس سے کرو کہ ان کی باتوں کا اثر تمہارے دل پر کہاں تک ہوتا ہے۔ اگر اس قسم کے لوگ عملی طاقت بھی رکھتے اور کہنے سے پہلے خود کرتے تو قرآن شریف میں لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ کہنے کی کیا ضرورت پڑتی۔ یہ آیت بتلاتی ہے کہ دنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور ہوں گے تم میری بات کو سن رکھو اور خوب یاد رکھو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو قول و فعل میں مطابقت پیدا کرنے کی تلقین کی ہے اور عدم مطابقت کی صورت میں انہیں خدا تعالیٰ کے غضب سے ڈرایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آتے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جائے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاوے پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہیں ہوگا۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"اس امر کی بہت ضرورت ہے کہ انسان کا قول اور فعل باہم مطابقت رکھتے ہوں اگر ان میں مطابقت نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ یعنی تم لوگوں کو تو نیکی کا امر کرتے ہو مگر اپنی جانوں کو اس نیکی کے امر کا مخاطب نہیں بناتے بلکہ بھول جاتے ہو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۳)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"اچھا نمونہ دکھانا چاہیئے لوگ خود بخود تمہاری بات مانیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔"

(الفضل ۲۵ جولائی ۱۹۶۲ء)

۲۔ نرم لہجہ

بات کرتے ہوئے نرم لہجہ اختیار کیا جائے تو اس کا مخاطب پر اثر ہوتا ہے اس لئے بات ایسے لہجہ میں کرنی چاہیئے کہ وہ براہ راست مخاطب کے دل پر اثر انداز ہو اور اس میں وہ اپنا فائدہ تصور کرے۔ بعض لوگ گو بات نیک نیت سے ہی کرتے ہیں اور ان کے دل میں ناراضگی کا کوئی پہلو نہیں ہوتا لیکن بات کرتے ہوئے ان کا لہجہ ایسا کرخت اور سخت ہوتا ہے کہ مخاطب یہ سمجھنے پر مجبور ہوتا ہے کہ اس پر تحکم کیا جا رہا ہے اس پر رعب ڈالا جا رہا ہے۔ بے جا سختی سے کام لیا جا رہا ہے لیکن اگر لہجہ نرم ہو تو بڑے بڑے فرعون صفت لوگ بھی اپنے رویہ میں اصلاح کر لیتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کی طرف مبعوث کئے گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہی ہدایت کی تھی کہ

قُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا

(طٰہٰ آیت ۴۵)

یعنی جب تم فرعون کے پاس جاؤ تو نہایت نرم لہجہ میں بات کرنا ایسا نہ ہو کہ تمہارا لہجہ سخت ہونے کی وجہ سے وہ اور بگڑ جائے اور وہ تمہاری بات ہی نہ سنے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنے مخالفین کے بارہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی حکم ملا تھا کہ ان سے نرمی سے پیش آؤ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا۔

(الانفال آیت ۶۲)

اگر کسی وقت دشمن نرم پہلو اختیار کرے اور صلح کی بات کی طرف مائل ہو جائے تو تم بھی اس سے نرمی کا سلوک کرو اور اس سے صلح کر لو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمام مومنوں کو حکم دیا ہے کہ جب بھی تم ایک دوسرے سے بات کرو تو تمہاری گفتگو میں ملاطفت کا پہلو ہونا ضروری ہے چنانچہ فرمایا

قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

(البقرۃ آیت ۸۴)

تم لوگوں سے جب بھی کلام کرو ملاطفت کے ساتھ ان سے پیش آؤ اور خوش کلامی اختیار کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اس ارشاد خداوندی کی اس طرح تعمیل کی کہ عرش خداوندی سے انہیں رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح) کا خطاب ملا یعنی یہ لوگ آپس میں رحم اور شفقت کے جذبہ سے کام لیتے ہیں۔ جب بھی یہ لوگ اپنے بھائیوں سے کلام کرتے ہیں یا کوئی معاملہ کرتے ہیں تو ان کے اندر رحم کا جذبہ جوش زن ہوتا ہے گفتگو کرتے ہوئے چہرہ پر غصہ کے آثار نہیں ہونے چاہئیں بلکہ چہرہ پر بشاشت ہویدا ہونی چاہیئے اگر آپ اپنے مخاطب سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں گے تو وہ آپ کی بات سے ضرور اثر لے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مومن کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے۔ کہ وہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے کلام کرتا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ یہ بات بھی ایک نیکی ہے کہ

اَنْ تُكَلِّمَ النَّاسَ وَاَنْتَ
مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ

(ابوداؤد)

تو اپنے بھائی سے بشاشت اور خندہ پیشانی سے بات کرے۔

گفتگو کرتے ہوئے اگر انسان ایسا رنگ اختیار کرے کہ مخاطب اسے اپنا ہمدرد اور محبّ جانے۔ وہ اسے اپنا مخلص اور محسن سمجھے تو وہ اس کی بات سے ضرور اثر لے گا۔ وہ اسے توجہ سے سنے گا اور اس پر عمل کرے گا۔ قرآن کریم نے بھی اس اصل کو بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ
فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ
عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ

(حم سجدہ آیت ۳۵)

یعنی اگر تو کسی شخص کے برے سلوک کا جواب اچھے سلوک سے دے۔ کسی کی سخت بات پر غصہ کرنے کی بجائے اس کا جواب نرمی سے دے تو اس سے اس کا تعلق اس قسم کا ہو جائے گا کہ گویا وہ ایک دوست بھی ہے اور رشتہ دار بھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک قفل کے لئے ایک کلید ہے بات کے لئے بھی ایک چابی ہے اور وہ مناسب طرز ہے۔"

(بدر ۱۳ر فروری ۱۹۰۸ء)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

"اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی .... گفتگو ہو تو نرم الفاظ یا مہذبانہ طریق سے کرو۔"

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۴۲)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"جب بھی تم کوئی حکم دو۔ محبت پیار اور سمجھا کر دو۔ اس طرح نہ

کہو کہ "ہم یوں کہتے ہیں" بلکہ ایسے رنگ میں پیش کرو کہ لوگ اسے سمجھ سکیں اور وہ کہیں کہ اس کو تسلیم کرتے ہیں تو ہمارا اپنا فائدہ ہے وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ کے یہی معنی ہیں۔"

(الفضل ۱۰ ؍اپریل ۱۹۱۳ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"پرحکمت کلام کا بہترین طریق یہ ہے کہ دوسروں میں ایسی روح پیدا کر دی جائے کہ جب انہیں کوئی حکم دیا جائے تو سننے والے کہیں کہ یہی ہماری خواہش تھی یہی وقت ہوتا ہے کہ جب کسی قوم کا قدم ترقی کی طرف سرعت کے ساتھ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔" (ایضاً)

۳۔ اگر بات مناسب حال کی جائے تو وہ زیادہ مؤثر ہوتی ہے انسانی طبائع مختلف ہوتی ہیں۔ بعض طبائع محبت اور پیار کو پسند کرتی ہیں ان کے لئے گفتگو ایسی ہونی چاہیئے جس میں محبت اور پیار کی چاشنی ہو اگر ان سے کلام میں سختی سے کام لیا جائے تو وہ بجائے اثر پذیر ہونے کے برا منائیں گی لیکن بعض طبائع نرمی اور محبت کے سلوک کو کمزوری پر محمول کرتی ہیں اور اس کا کوئی اثر نہیں لیتیں۔ اس قسم کے لوگوں سے ان کے مناسب حال انداز میں بات کی جائے تو وہ اثر پذیر ہوتے ہیں۔

اسی ضمن میں دوسری بات یہ مدنظر رکھنی چاہیئے کہ جو بات کی جائے وہ مخاطب کی عقل اور علم کا اندازہ کرکے کی جائے۔ اگر ایک جاہل مطلق کے سامنے آپ منطق و فلسفہ کی باتیں کریں گے تو وہ انہیں سمجھے گا ہی نہیں اور اگر سمجھے گا نہیں تو آپ کا کلام اثر انداز بھی نہیں ہوگا۔ اسی طرح جو بات کسی انسان کی استعداد میں نہیں وہ اس پر عمل بھی نہیں کر سکتا۔ خدا تعالے بھی انسانی نفوس کو ان کی وسعت علمی سے زیادہ کسی بات کی تکلیف نہیں دیتا اور وہی چیز پیش کرتا ہے جس کا سمجھنا انسان کی حد استعداد میں داخل ہے تا اس کا کوئی حکم تکلیف مالایطاق کا مصداق نہ ہو۔ احادیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی مخاطب کی استعداد علمی کا لحاظ رکھ کر ارشاد فرماتے چنانچہ بخاری میں یہ حدیث ہے کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَهُمْ اَمَرَهُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ مَا يُطِيْقُوْنَ۔

(بخاری)

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کوئی حکم ایسا نہیں فرماتے تھے جس پر عمل کرنے کی ان میں قدرت نہ ہو۔

غرض جو بات مخاطب کی استعداد علمی و عقلی کے مطابق نہ ہو وہ مؤثر نہیں ہوتی۔ اس لئے کہا گیا ہے کہ كَلِّمِ النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق بات کرو۔ ورنہ آپ کی بات کا اثر نہیں ہوگا اگر لوگوں سے اس رنگ میں بات کی جائے کہ وہ یہ سمجھیں کہ بات کرنے والا انہی میں سے ایک شخص ہے اس کی زبان انہی کی زبان ہے اور اس کی بود و باش انہی کی بود و باش کی طرح ہے تو وہ بات زیادہ توجہ سے سنیں گے اور اس سے اثر لیں گے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایمان لانے والوں کا ذکر کرتے ہوئے عملوا الصالحات کے الفاظ بار بار کہے ہیں جس سے یہ بات بآسانی سمجھ آسکتی ہے کہ صرف ایمان لانا کوئی قابل فخر بات نہیں ہاں ایمان کے ساتھ ساتھ مناسب حال اعمال بجا لانے کی توفیق بھی اسے ملے تو یہ خدا تعالے کی خوشنودی کا موجب ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو مخاطب کرکے مناسب حال کلام سے متعلق فرمایا۔

"ہماری جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہر طبقہ کے انسانوں کو مناسب حال دعوت کرنے کا طریق سیکھے بعض کو باتوں کا ایسا ڈھنگ آتا ہے کہ جو کچھ کہنا ہوتا ہے وہ کہہ لیتے ہیں اور اس سے ناراضگی بھی پیدا نہیں ہوتی بعض ظاہر میں خبیث معلوم ہوتے ہیں جن سے ناامیدی ہوتی ہے مگر وہ قبول کر لیتے ہیں اور بعض غریب طبع دکھائی دیتے ہیں اور ان پر کچھ امید پیدا ہوتی ہے مگر وہ قبول نہیں کرتے اس لئے قول موجّہ کی ضرورت ہے جس سے آخر کار فتح ہوتی ہے۔"

(بدر ۱۳ ؍فروری ۱۹۰۸ء)

پھر فرمایا:۔

"ہر ایک بات ایک خاص پیرائے میں خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ سب سے یکساں بات کی جائے۔ بیان کرنے والے کو چاہیئے کہ کسی کے برا کہنے کو برا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہیں۔ امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہیں بہت باتیں سن بھی نہیں سکتے انہیں کسی موقعہ پر کسی پیرائے میں نہایت نرمی سے نصیحت کرنی چاہیئے۔"

(بدر ۱۳ ؍فروری ۱۹۰۸ء)

آپ نے کلام کے عمدہ ہونے کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ وہ مخاطب کے مناسب حال ہو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اصل میں کلام کی عمدگی یہی ہے کہ وہ ہر قسم کے لوگوں کے مناسب حال ہو۔"

(بدر ۲۴ ؍مئی ۱۹۰۸ء)

تبلیغ دین کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے موقع اور محل نیز مخاطب کے علم اور مرتبہ کے مطابق بات کرنے کو بہت ضروری قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اصل میں مومن کو بھی تبلیغ دین میں حفظ مراتب کا خیال رکھنا چاہیئے۔ جہاں نرمی کا موقعہ ہو وہاں سختی اور درشتی نہ کرے۔ اور جہاں بجز سختی کرنے کے کام ہوتا نظر نہ آوے وہاں نرمی کرنا بھی گناہ ہے۔ گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

(الحکم ۲۴ ؍اپریل ۱۹۰۸ء)

۴۔ تخویف و تبشیر دونوں پہلوؤں کو ملحوظ رکھا جائے۔

بات کرتے وقت صرف تخویف کا پہلو ہی اختیار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ تبشیر کا پہلو بھی اختیار کرنا چاہیئے بعض واعظ اور مقرر صرف تخویف کے پہلو پر زور دیتے ہیں۔ مثلاً وہ کہیں گے اگر تم یوں کروگے یا یوں نہ کروگے تو خدا تعالے کا غضب نازل ہوگا۔ آخرت میں تم سے یہ سلوک کیا جائے گا۔ تمہیں فلاں سزا دی جائے گی محض تخویف کے پہلو پر زور دینے کی وجہ سے طبائع میں تنفر پیدا ہو جاتا ہے اور وہ آئندہ نہ صرف ایسی مجالس میں جانے سے گریز کرتی ہیں۔ جہاں اس قسم کی بات کی جاتی ہے بلکہ اگر وہ اس قسم کی بات کو سنتے ہیں تو ان میں مایوسی اور قنوطیت کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے خدا تعالے کی فعلی سنت کی طرف دیکھیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تبشیر اور تخویف دونو پہلوؤں کا مدنظر رکھنا بہت ضروری ہے زمیندار ایک لمبی خشک سالی کے بعد کالے اور سیاہ بادل دیکھتا ہے تو جہاں وہ کڑک اور گرج کی وجہ سے خوف زدہ ہوتا ہے وہاں وہ اس بات کی امید بھی رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان بادلوں سے باران رحمت بھی نازل کرے گا اور اس باران رحمت کے نتیجہ میں اس کے خشک کھیت ہرے بھرے ہو جائیں گے اللہ تعالے فرماتا ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ۔

(الروم آیت ۲۵)

اس کے نشانوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تم کو بجلی خوف اور طمع پیدا کرنے کے لئے دکھاتا ہے اور بادل سے پانی اتارتا ہے پھر اسی کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کرتا ہے اس میں عقل والوں کے لئے بڑے نشان ہیں۔

اُدْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

(الاعراف آیت ۵۷)

کہ تم خدا تعالے کو خوف اور طمع کے ساتھ پکارو۔ اللہ کی رحمت تمام شرائط کے ساتھ کام کو پورا کرنے والوں کے ساتھ ہے ان آیات سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے بھی جب کوئی نشان لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے تو تخویف اور تبشیر دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھتا ہے۔ اور پھر فرماتا ہے کہ اگر تم پوری شرائط کے ساتھ کام کروگے تو میری سزا اور عذاب کی نسبت میری رحمت تمہارے زیادہ قریب ہوگی۔

صرف تخویف کے پہلو کو بیان کرنے سے سامعین میں تنفر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ

يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا

(بخاری)

یعنی لوگوں پر آسانی کرو سختی نہ کرو اور خوشی کی بات سناؤ۔ نفرت نہ دلاؤ۔

غرض بات کرتے وقت اگر مخاطب کے سامنے بشارت کا پہلو بھی پیش کیا جائے تو وہ اس سے ضرور اثر لیگا اور اگر آپ صرف تخویف کے پہلو کو ہی بیان کرتے جائیں گے تو مخاطب ہدایت سے بھٹک سکتا ہے اور جہاں اسکے اندر مایوسی اور قنوطیت پیدا ہوگی وہاں وہ آپ کے متعلق بھی کوئی اچھا اثر نہیں لے گا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لازمی چندہ جات کا بجٹ سو فیصد پورا ہونا چاہیئے۔
ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ

بیاہ شادی کے موقع پر غیر اسلامی رسوم سے اجتناب

(مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

اسلام شادی بیاہ اور دیگر تقریبات پر فضول خرچی اور قرض برداشت کر کے غیر اسلامی رسوم اور بدعات سے اجتناب کی ہدایت کرتا ہے۔ قرآن کریم میں آیت وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْهِمْ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی یہی غرض بیان فرماتا ہے۔ کہ ہذا کا رسول ناجائز بوجھل اور غیر اسلامی جو گلہ کا طوق بن کر رہ جاتی ہیں کو دور کرتا ہے۔

آجکل کی رسوم میں سے گانا بجانا بینڈ باجا۔ ناچ۔ آتشبازی عورتوں کا گا کر فحش گانے گانا۔ سہرا باندھنا اور تنبول ڈالنا۔ حیثیت سے بڑھکر مہر باندھنا۔ لڑکے سے لڑکی کے والدین کا ہزاروں روپیہ لیکر لڑکی دینا وغیرہ بیسیوں رسوم ہیں جن میں اسراف دکھاوا شہرت پسندی۔ اور جھوٹے وقار کے سوا اور کچھ مقصود نہیں ہوتا۔ مال دینی و مالی نقصان ضرور ہوتا ہے۔

قرآن مجید اور احادیث میں غیر اسلامی گانے بجانے اور کھیل تماشوں اور لغو کاموں کی مخالفت فرمائی ہے اور لھو الحدیث سے روکا ہے۔ حضرت ابن مسعود اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اس سے مراد گانا ہے (تفسیر ابن کثیر) اور دوسرے صحابہ کا بھی یہی قول ہے۔ کہ لھو الحدیث سے گانا مراد ہے۔

صحیح بخاری میں روایت آئی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت سے ضرور ایسے لوگ ہوں گے جو ریشم۔ شراب اور ڈھول باجوں کو حلال سمجھیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:

"تمام تباہی جو مسلمانوں پر آئی زیادہ تر گانے بجانے کیوجہ سے ہی آئی ہے اندلس کی حکومت گانے بجانے کی وجہ سے ہی تباہ ہوئی مصر کی حکومت گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوئی مصر پر صلاح الدین ایوبی نے حملہ کیا۔ تو فاطمی بادشاہ اس وقت گانے بجانے میں ہی مشغول تھا۔

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۵۸ء)

حضرت نافع سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ ایک راستہ پر تھا۔ تو انہوں نے گانے بجانے کی آواز سنی اور اپنی انگلیاں کو اپنے کانوں میں ڈال لیا۔ اور فرمایا کہ میں رسول اللہ کے ساتھ تھا۔ تو آپ نے گانے کی آواز سنی اور اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کیا نافع کہتے ہیں کہ میں اس وقت چھوٹی عمر کا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شعر کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ ھو کلام حسنہٗ حسنٌ وقبیحہٗ قبیحٌ۔ یعنی شعر کلام ہے۔ اس میں سے جو اچھا ہے وہ اچھا ہے اور جو برا ہے وہ برا ہے۔

اس بیان سے ثابت ہے کہ خوشی کی تقریبات پر غیر اسلامی رسومات سے اجتناب کرنا چاہیئے اور دکھلاوے اور نام و نمود اور جھوٹے وقار اور تکلفات سے پرہیز کر کے اعلیٰ اسلامی نمونہ دکھانا چاہیئے۔

احباب جماعت اگر ان اسلامی باتوں کو مقدم کریں تو رشتہ وناطہ کی بہت سی مشکلات دور ہو سکتی ہیں

گمشدہ عینک

مورخہ ۵ مارچ لاہور۔ سرگودہا بس کے کسی مسافر کی نظر کی عینک مع خول ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو وہ نشان بتا کر نعیم جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

ضرورت انسپکٹر ارشاد

وقف جدید کے مراکز کا دورہ کرنے کے لئے ایک انسپکٹر ارشاد کی ضرورت ہے۔ درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ مقامی جماعت کے صدر/امیر صاحب سے تصدیق کرا کر بھجوائی جائیں۔

تعلیم مولوی فاضل یا اسکے برابر

عمر۔ چالیس سال سے زیادہ نہ ہو اور صحت اچھی ہو۔

(ناظم ارشاد وقف جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار اعلیٰ تعلیم کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ یونیورسٹی میں داخلہ زیر غور ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ خاکسار کو کامیابی عطا کرے۔ اور مشکلات دور فرمائے۔

محمد ہادی چوہدری۔ مغربی جرمنی

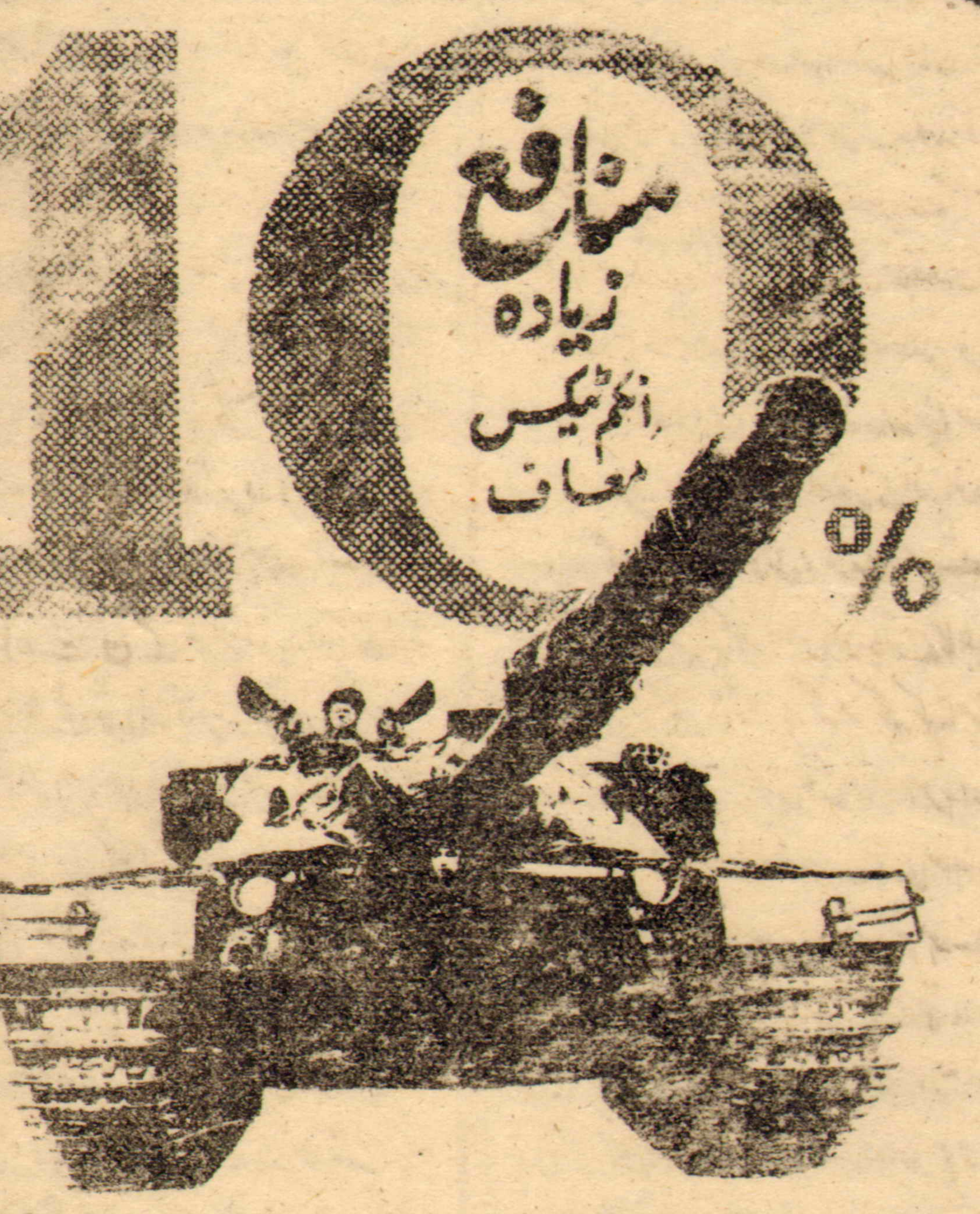

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
میں لگائی ہوئی رقم
۱۰ سال میں دگنی ہو جاتی ہے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ ہر بینک اور ڈاکخانہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں اور بہ آسانی بھنائے بھی جا سکتے ہیں۔
آپکی لگائی ہوئی رقم اور اس کا منافع دونوں انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

تیار کردہ ۔ سنٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا ان باتوں کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۰۳۸۱

میں مہر بی بی زوجہ چوہدری نواب دین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن دھاروالی چک ۳۳ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مہر وصول شدہ ——— ۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: مہر بی بی سکنہ دھاروالی چک ۳۳ تحصیل و ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: بشیر احمد دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد: چوہدری نواب دین خاوند موصیہ دھاروالی چک ۳۳ ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۸۲

میں عبدالواحد ولد محمد عاشق صاحب قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ مدرس عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن دارالنصر شرقی ربوہ۔ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ نقد ... ۳۴۰۰ روپے

۲۔ سفید زمین دس کنال ... مالیتی ۲۰۰۰ روپے

۳۔ ۳ کنال زرعی زمین دریا گجر ... ۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبدالواحد دارالنصر شرقی ربوہ

گواہ شد: عبدالرشید تبسم (اسپر موصی) ربوہ

گواہ شد: مرزا عبدالحق شاکر واقف زندگی تحریک جدید۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۲۰۳۸۳

میں کلثوم بیگم بیوہ محمد عالم صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ۱۰ مرلے رہائشی زمین واقعہ دارالنصر غربی ربوہ مالیتی ... ۱۵۰۰ روپے

۲۔ حق مہر وصول شدہ ... ۳۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: کلثوم بیگم محلہ دارالنصر غربی ربوہ

گواہ شد: مرزا عبدالحکیم سکنہ میانوالی خاناں والی سیالکوٹ

گواہ شد: ناصر احمد کارکن خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۸۴

میں مرزا صدرالدین ولد مرزا نور ماہی صاحب قوم مغل پیشہ فوجی پنشنر عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۶۸ء ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ ایک عدد مکان رہائشی واقعہ مدینہ کالونی لاہور مالیتی ... ۱۹۰۰۰

۲۔ ایک مکان رہائشی واقعہ ٹاؤن ماڈل ... ۵۵۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: مرزا صدرالدین مدینہ کالونی 4/27 لاہور۔ پاکستان۔

گواہ شد: ملک برکت علی امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد

گواہ شد: عبدالباری۔ لاہور

مسل نمبر ۲۰۳۸۵

میں ثریا بیگم بنت میاں بلال احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳ ۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: ثریا بیگم دارالصدر شمالی ربوہ

گواہ شد: عبدالسلام کاٹھی صدر مجلس موصیان دارالصدر شمالی۔ ربوہ

گواہ شد: بلال احمد والد موصیہ دارالصدر شمالی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۳۸۶

میں امۃ الرسول زوجہ میاں عبدالرشید صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور شہر بقائمی ہوش بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۲ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ زیور طلائی وزنی ۱۳ تولے ۳ ماشے مالیتی ۲۳۸۵ روپے

۲۔ حق مہر وصول شدہ: ۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بعد بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: امۃ الرسول۔ ۴/۳۰۱ چوہچ روڈ کوہاٹی گیٹ۔ پشاور شہر۔

گواہ شد: میاں عبدالرشید خاوند موصیہ۔ پشاور شہر

گواہ شد: صوفی رحیم بخش صاحب صدر مجلس موصیان پشاور کینٹ۔

مسل نمبر ۲۰۳۸۷

میں میاں عبدالرشید ولد میاں بہادر دین صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور شہر ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۲ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

ایک مکان واقعہ پشاور مالیتی ۱۵۰۰۰/ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۹۱ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: میاں عبدالرشید ۴/۳۰۱ چوہچ روڈ کوہاٹی گیٹ۔ پشاور شہر

گواہ شد: صوفی رحیم بخش صدر موصیان پشاور کینٹ

گواہ شد: محمد احمد امیر جماعت احمدیہ پشاور۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر

روزنامہ الفضل ربوہ

سے

خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال رواں اور وعدہ جات

حضور کے مقرر کردہ ٹارگٹ کو جلد از جلد حاصل کیا جائے

سال رواں کے وعدہ جات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک بعض جماعتوں نے اپنے وعدے نہیں بھجوائے اور بعض جماعتوں کے وعدے گزشتہ سال سے کم ہیں۔

پس تمام جماعتوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنے وعدے اسم وار فہرستوں میں درج فرما کر جلد از جلد ارسال فرمائیں تا حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق وعدہ جات کا ٹارگٹ سات لاکھ نوے ہزار روپے جلد از جلد حاصل کیا جا سکے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

"یاد رکھنے کی باتیں"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ نے اطفال کے لئے ایک کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں" شائع کیا ہے سب بچوں نے اسے زبانی یاد کرنا ہے۔ انشاء اللہ ماہ اگست کے آخر میں اس کا امتحان ہوگا۔ کامیابی کا معیار سو فیصدی نمبر لینا ہے۔ قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ سب بچوں کو کتابیں منگوا کر دیں نیز اپنی کارگزاری سے مرکز کو مطلع فرما دیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فضل عمر ماڈل ہائی سکول میں داخلہ

فضل عمر ماڈل ہائی سکول تقریباً ۴ سال سے حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سرپرستی میں کام کر رہا ہے۔ حضرت سیدہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کی زیر ہدایت بچوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کا اس میں انتظام ہے۔ نرسری سے پانچویں تک لڑکے بھی اس سکول میں داخل ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سکول کے نتائج بھی بڑے شاندار نکلتے ہیں۔ جو بہنیں اپنے بچوں کو دینی ماحول میں تعلیم دلانے کی خواہشمند ہیں وہ اپنے بچوں کو ضرور اس سکول میں داخل کروائیں سکول اب منظور شدہ ہے۔ سکول ہذا موسم بہار کی چھٹیوں کے بعد مورخہ ۱۲؍۴ کو صبح ساڑھے سات بجے کھلے گا۔ نرسری۔ مڈل۔ اور ہائی کلاسز کے داخلے سکول کھلتے ہی شروع ہو جائیں گے۔

(ہیڈ مسٹرس)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ۵۰ ہش ۱۹۷۱ء کے بجٹ ارسال کریں

ابھی تک بعض ایسی مجالس ہیں جن کی طرف سے بجٹ ارسال شدہ مرکز میں موصول نہیں ہوا تمام ایسی مجالس سے گزارش ہے کہ اس طرف توجہ فرمائیں اور جلد از جلد بجٹ مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ بیگم بابو ابو سعید صاحب قریشی مرحوم آف ننگل مرزا تحصیل پسرور فریضہ حج ادا کرنے کے بعد مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۷۱ء کو واپس آ رہی ہیں احباب جماعت کی خدمت میں ان کی بخیریت واپسی کے لئے دعا کی درخواست ہے خدا تعالیٰ انہیں بخیریت واپس لائے آمین۔

(مبشر احمد طاہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ پسرور ضلع سیالکوٹ)

خدام الاحمدیہ کی ظاہری شکل اسلامی شعار کے مطابق ہونی چاہیئے

اسلام نے جہاں یہ فرمایا ہے کہ حکمت اور خوبی کی بات مومن کی اپنی ہی کھوئی ہوئی چیز ہے اسے چاہیئے کہ جہاں بھی ایسی چیز پائے اسے لے لے کیونکہ وہ اس کی اپنی ہی چیز ہے وہاں اس نے اس چیز سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص کسی قوم کے تہذیب و تمدن کو ارفع اور اعلیٰ خیال کر کے احساس کمتری کا شکار ہو جائے۔ اسلام کا تمدن سارے دوسرے تمدنوں سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔ سو ایک مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اسلامی شعار اختیار کر کے اپنی ممتاز ہستی اور ارفع انفرادیت کو قائم رکھے۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدام الاحمدیہ کو خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ انہیں مغربیت کی اندھا دھند تقلید ترک کر دینی چاہیئے اور اسلامی شعار اختیار کرنا چاہیئے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"بہت سے نوجوان ...... مغربی تہذیب اور مغربی تمدن کے دلدادہ ہو رہے ہیں۔ وہ اپنے سروں کے بال، اپنی داڑھیوں اور اپنے لباس میں مغربیت کی نقل کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی شکل کافروں والی بن جاتی ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ جو شخص اپنی ظاہری شکل کسی اور قوم کی طرح رکھتا ہے وہ ہم میں سے نہیں یعنی جب ہم اس کو دیکھیں گے کہ اس کی شکل ہندوؤں سے ملتی ہے یا عیسائیوں سے ملتی ہے تو ہمیں اس پر اعتبار نہیں آئے گا اور ہم سمجھیں گے کہ یہ بھی انہی سے ملا ہوا ہے اور جب ہمیں اعتبار نہیں آئے گا تو یہ لازمی بات ہے کہ کوئی ذمہ داری کا کام اس کے سپرد نہیں کیا جائے گا اور اس طرح وہ نیکی کے بہت سے کاموں سے محروم ہو جائے گا۔ پس میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ وہ مومن دل اور مومن شکل بنائیں اور مغربیت کی تقلید کو چھوڑ دیں .... تمہارا کام یہ ہے کہ تم مغربی تہذیب کو تباہ کر دو اور اس کی بجائے اسلام کی تعلیم اسلام کے اخلاق، اسلام کی تہذیب اور اسلام کے تمدن کو قائم کرو بے شک تم اسلامی تمدن تبلیغ کے ذریعہ قائم کرو گے تلوار کے ذریعہ نہیں مگر تبلیغ کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ مبلغ کی شکل مومنانہ ہو۔"

(الفضل ۸ نومبر ۱۹۴۲ء)

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک

لازمی چندہ جات

مرکز میں بھجوا دیا کریں (ناظر بیت المال)

بالکل نیا تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے

کاجل نور بصر

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

قابل فروخت

ایک کوٹھی واقعہ محلہ دار الصدر غربی ربوہ جو نصرت گرلز ہائی سکول کے بالکل قریب ہے قابل فروخت ہے

نیز زرعی اراضی ربوہ کے قریب ۲ ایکڑ بھی قابل فروخت ہے زمین میں ٹیوب ویل نصب ہے خواہش مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔

چوہدری عبد اللطیف اوورسیر

فیکٹری ایریا۔ ربوہ

عام استعمال کی ادویات

کمپوزیٹو: سر درد نزلہ زکام بخار کے لئے ۳/- و ۱/-

فیور کیور: ٹائیفائیڈ ملیریا و دیگر قسم کے بخار کے لئے ۳/- و ۵۰/-

ڈائی جیٹن: بدہضمی پیٹ درد بھوک کی کمی اور پیٹ کی دیگر تکالیف کے لئے ۳/- و ۱/-

ہوکف: کالی کھانسی کے لئے ۵۰/-

کف کیور: کھانسی اور ہر اس مرض کے لئے جس میں کھانسی لگی ہوئی ہو ۱/-

بیوٹیو کنڈیشنر: نیند میں بچوں کے پیشاب خطا ہو جانے کا مکمل علاج ۳/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو میڈیکل کمپنی گول بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامل محبت کی علامت یہ ہے کہ انسان اس کی خاطر ہر چیز قربان کر دیتا ہے

سچا مومن خدا تعالیٰ سے ایسی محبت کرتا ہے کہ کوئی اور محبت اس کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ کے دو معنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مومن مشرکوں کی نسبت خدا تعالیٰ سے زیادہ محبت کرتے ہیں یعنی جو محبت مشرکوں کو خدا تعالیٰ سے ہے اُس سے بہت زیادہ محبت مومن اپنے خدا سے کرتے ہیں۔ یا مشرک اپنے بتوں سے جو محبت کرتے ہیں اس سے بہت زیادہ محبت مومن خدا تعالیٰ سے کرتے ہیں۔ اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ مومن خدا تعالیٰ کے سوا دوسری چیزوں سے جو محبت کرتے ہیں اُن تمام چیزوں کی محبت کی نسبت وہ خدا تعالیٰ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں اور اگر دونوں محبتوں کا مقابلہ ہو جائے تو خدا تعالیٰ کی محبت کا پہلو ہمیشہ بھاری ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے ایک دوسرے مقام پر اس محبت کی ان الفاظ میں تشریح فرمائی ہے کہ قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (توبہ آیت ۲۴) یعنی کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں یا تمہارے خاوند اور تمہارے رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے کمائے ہیں اور تجارت جس کے بگڑ جانے سے تم ڈرتے ہو اور گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو۔ خدا اور اس کے رسول سے خدا کے رستہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ پیارے ہیں تو تم کو خدا سے کوئی محبت نہیں۔ تب تم اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرو اور خدا تعالیٰ ایسے نافرمانوں کو کبھی اپنا راستہ نہیں دکھاتا یعنی کامل محبت کی علامت یہ ہے کہ انسان اس کی خاطر ہر ایک چیز کو قربان کر دے اگر اس بات کے لئے وہ تیار نہیں تو منہ کی باتیں اس کے لئے کچھ بھی مفید نہیں یوں تو ہر شخص منہ سے کہہ دیتا ہے کہ مجھے خدا سے محبت ہے اور اس کے رسول سے محبت ہے بلکہ مسلمان کہلانے والا کوئی بھی شخص نہیں ہوگا جو یہ کہتا ہو کہ مجھے خدا اور اس کے رسول سے محبت نہیں ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس اقرار کا اثر اس کے اعمال پر اس کے جوارح پر اور اس کے اقوال پر کیا اثر پڑتا ہے وہ لوگ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنے آپ کو سرشار بتاتے ہیں اور آپ کی تعریف میں نعتیں پڑھتے اور نعتیں سنتے ہیں بلکہ بعض تو خود بھی نعتیں کہتے ہیں۔ آپ کے احکام کی فرمانبرداری کی طرف ان کو کچھ بھی توجہ نہیں ہوتی وہ خدا تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن اس سے ملنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی کا کوئی عزیز آجائے تو وہ سو کام چھوڑ کر اس سے ملنے کے لئے جاتا ہے اپنے دوستوں اور پیاروں کی ملاقات کا موقع ملے تو پھولا نہیں سماتا۔ حکام کے حضور شرف باریابی حاصل ہو تو اس کی گردن فخر سے اونچی ہو جاتی ہے لیکن لوگ خدا تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور نماز کے قریب بھی نہیں جاتے یا نماز پڑھتے ہیں تو اس طرح کہ کبھی پڑھی کبھی نہ پڑھی۔ یا اگر باقاعدہ بھی پڑھی تو ایسی جلدی جلدی پڑھتے ہیں کہ معلوم نہیں ہوتا کہ سجدہ سے انہوں نے کب سر اٹھایا اور کب دوبارہ سجدہ کیا جس طرح مرغا چونچیں مار کر دانہ اٹھاتا ہے اسی طرح وہ بھی سجدہ کر لیتے ہیں نہ خشوع ہوتا ہے اور نہ خضوع اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روزہ کا بدلہ اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ مگر لوگ خدا تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہوئے اس کا دامن پکڑنے کے لئے نہیں جاتے اور اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کی محبت ظاہر کرتے ہیں لیکن لوگوں کے حقوق دباتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، بہتان باندھتے ہیں غیبتیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے عشق کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم کا مطالعہ اور اُس پر غور کرنے کی توفیق ان کو نہیں ملتی۔ غرض محبت کا دعویٰ اور شے ہے اور حقیقی محبت اور شے ہے قرآن کریم بتاتا ہے کہ انسان اس وقت تک کبھی سچا مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ عملاً خدا تعالیٰ سے ایسی محبت نہ کرے کہ اس کے مقابلہ میں نہ ماں باپ کی محبت ٹھہر سکے۔ نہ بیٹوں کی محبت ٹھہر سکے۔ نہ بیویوں کی محبت ٹھہر سکے نہ قبیلہ اور قوم کی محبت ٹھہر سکے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۲۶ و ۳۲۷)

ضرورت

دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جو مجالس میں دورہ کر کے تربیتی امور کے علاوہ مجالس کے حسابات کی پڑتال بھی کر سکیں۔ تعلیمی معیار کم از کم مولوی فاضل یا میٹرک ہونا ضروری ہے۔ دین کی خدمت کا شوق رکھنے والے دوست فوری توجہ فرماویں اور اپنی درخواستیں صدر صاحب مقامی کی سفارش کے ساتھ جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی خالہ زاد ہمشیرہ سلیمہ بیگم اہلیہ مرزا ارشد بیگ صاحب حال سرگودھا دل کا دورہ پڑنے سے تین اپریل ۱۹۷۱ء کو وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ازراہ شفقت خود پڑھایا۔ مرحومہ مرزا احسن بیگ صاحب کی بیٹی تھیں مرزا صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کے عزیزوں میں سے تھے مرحومہ نے تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے درجات بلند عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار میر مسعید الدین ربوہ

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ امان / مارچ کا چندہ جلد مرکز کو بھجوائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سعید روحیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(تذکرہ طبع دوم صفحہ ۵۰)

اللہ تعالیٰ سعید روحوں کے دل میں الہام کرے گا جو ہمیشہ حضور کی آمد کے مشن یعنی اعلائے کلمۃ اللہ دنیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کرنے اور اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے ہر قسم کی مدد کے لئے کمربستہ رہیں گی یہ سعید روحیں دنیا میں ہوتے ہوئے دنیا میں نہیں ہوتیں۔ اپنے اور اپنے بیوی بچوں کی ضروریات کو خدا کے سپرد کرتے ہوئے خدا کے منشاء کے مطابق اور اس کے فضل سے اپنا سب کچھ قربان کر کے اس راہ میں پیش کر دیتی ہیں۔ ان کے ایثار و قربانی اور فدائیت کے اس جذبے کو دیکھ کر دنیا محو حیرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے انہیں عظیم الشان کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

ان خوش بخت فدائیوں کو اپنی اس سعادت پر اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ شکر ادا کرنا چاہیئے۔ جنہیں محض اپنے فضل سے اللہ تعالیٰ نے اس خوش نصیب گروہ میں شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے اور یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کی اولادوں کو بھی ہمیشہ اس رنگ میں رنگین اور اسی نعمت سے مالا مال کرے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال)

درخواست دعا: میرے بھانجے ملک عبد الواحد صاحب پنشنر حوالدار میجر عرصہ سے ٹانگوں میں درد کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ٹانگیں سوکھ رہی ہیں جس کی وجہ سے تشویش ہے دعا فرماویں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین (ملک فضل احمد کارکن تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۳۰